سوال

(181) سفر میں روزہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عصر حاضر میں جدید ترین مواصلات کی وجہ سے سفر میں اتنی آسانیاں ہوگئی ہیں کہ روزہ رکھنا مشکل نہیں رہا، اندریں حالات سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر روزہ رکھ سکتا ہے اور چھوڑ بھی سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ... سورة البقرة ۱۸۵

''لیکن جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے۔''

صحابہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب بر سر سفر ہوتے تھے تو کچھ روزے سے ہوتے تھے اور کچھ بغیر روزے کے، مگر روزہ دار غیر روزہ دار پر، یا غیر روزہ دار روزہ دار پر حرف گیری نہیں کرتا تھا۔ (بخاري، الصوم، لم يعب اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بعضهم بعضا۔۔۔ ح: 1947)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی سفر میں روزہ رکھ لیا کرتے تھے، ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی کے دنوں میں سفر کیا، اس سفر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے علاوہ کوئی بھی روزے سے نہیں تھا۔ (بخاري، الصوم، ح: 1947)

مسافر کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ اسے روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار ہے تاہم روزہ رکھنے میں مشقت محسوس نہ ہو تو پھر روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اس میں تین فائدے ہیں:

1۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہوجائے گی کہ آپ سفر میں روزہ رکھ لیتے تھے۔

2۔ اس میں انسان کے لیے زیادہ سہولت ہے، کیونکہ رمضان میں تو کام معمول کے مطابق چل رہا ہے، بعد میں روزہ رکھنا مشکل ہوجائے گا۔

3۔ اس سے لگے ہاتھوں ذمہ داری پوری ہوجاتی ہے۔

البتہ سفر میں اگر مشقت کا سامنا ہو تو پھر روزہ نہیں رکھنا چاہیئے، ایسی حالت میں دوران سفر روزہ رکھنا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک آدمی کے گرد ہجوم لگا ہوا ہے اور لوگ اس پر سایہ کیئے ہوئے ہیں، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: کوئی روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا:

''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔'' (بخاري، الصوم، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ۔۔ ح: 1946)

اس واقعہ سے عمومی حکم یہ نکلے گا کہ جس آدمی کی بھی حالت اس آدمی کی طرح ہوگی اس کے لیے روزے میں مشقت ہوگی۔

اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ سفر چونکہ اس دور میں بہت آسان ہوگیا ہے اور غالبا روزہ رکھنا مشکل نہیں رہا ہے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھ لیا جائے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ)

تاہم کسی بھی قسم کے سفر میں روزہ مؤخر کرنے والا شخص گناہگار نہیں ہوگا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

رمضان المبارک اور روزہ، صفحہ: 444

محدث فتویٰ